تحقیق الفتوی فی ابطال الطغوی
شفاعت مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم
تصنیف
امام حکمت و کلام علامہ محمد فضل حق خیرآبادی
ترجمہ
علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری برکاتی
الممتاز پبلی کیشنز۔ لاہور

تحقیق الفتوی فی إبطال الطغوی

شفاعتِ مصطفیٰ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مع ضمیمہ

تحریرِ اوّل از: علامہ محمد فضل حق خیرآبادی

بردِ عبارت "تقویۃ الایمان"

تصنیف امامِ حکمت وکلام علامہ محمد فضل حق خیرآبادی رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ و تقدیم شرفِ ملت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

الممتاز پبلی کیشنز ۔ لاہور

نام کتاب	تحقیق الفتوی فی ابطال الطغوی
ترجمہ	شفاعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
تصنیف	علامہ محمد فضل حق خیرآبادی رحمہ اللہ تعالیٰ
اردو ترجمہ	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری
پروف ریڈنگ	جناب محمد عالم مختار حق صاحب
سن تصنیف	۱۸ رمضان المبارک ۱۲۴۰ھ/۱۸۲۵ء
اشاعت سوم	رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ/ 2000ء
کتابت	مولانا شاہ محمد چشتی نظامی
تعداد	ایک ہزار
صفحات	258
مطبع	
باہتمام	حافظ نثار احمد قادری
قیمت	[illegible]

مکتبہ قادریہ، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور
مکتبہ قادریہ، داتا دربار مارکیٹ، لاہور

شاہ فضلِ حق خیر آبادی

۱۲۱۲ھ ،۱۷۹۷ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلۂ نسب بتیس واسطوں سے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ تک پہنچتا ہے اسی لئے آپ کفار، بدعتیین اور بدمذہبوں سے کسی قسم کی رواداری کے قائل نہ تھے۔ آپ کے والد ماجد مولانا فضل امام خیر آبادی، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے ہم عصر اور اکابر علماء میں شمار ہوتے تھے۔ دہلی میں صدر الصدور تھے، ہاتھی کی پالکی پر کچہری آتے جاتے، شاہ فضلِ حق خیر آبادی کی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھتے۔ جب ان کی تعلیم مکمل ہوگئی تو انہیں درسِ حدیث کے لئے شاہ عبدالقادر محدث دہلوی کے سپرد کر دیا، علامہ نے ان کے علاوہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی سے بھی استفادہ کیا۔

جب مولانا فضل امام خیر آبادی، علامہ کو شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے سپرد کرنے گئے تو انھوں نے دورانِ گفتگو فرمایا: فضلِ حق کو شعر و شاعری کا بھی شوق ہے، شاہ صاحب نے فرمایا: کچھ اپنا کلام سناؤ، علامہ نے امرء القیس کی زمین میں ایک قصیدہ سنایا، شاہ صاحب نے ایک لفظ کے بارے میں فرمایا: یہ غریب ہے، یعنی کلامِ عرب میں کم استعمال ہوتا ہے۔ علامہ نے برجستہ مسلم شعراء کے بیس ایسے اشعار سنائے جن میں وہی لفظ استعمال کیا گیا تھا، ابھی کچھ اور سنانے کا ارادہ تھا کہ والدِ ماجد نے منع کر دیا اور فرمایا: بس حدِ ادب! علامہ نے عرض کیا یہ تفسیر و حدیث کا کوئی مسئلہ نہیں ہے، یہ شعر و شاعری ہے اس میں بے ادبی کا کیا سوال؟ حضرت شاہ صاحب نے فرمایا: صاحبزادے تم صحیح کہتے ہو مجھے سہو ہوا ہے۔

اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز واقعہ اس وقت پیش آیا جب شاہ عبدالعزیز

شاید ہی کوئی مدرسہ ہو گا جہاں آپ کا فیض جاری نہ ہو۔

آپ کے چند تلامذہ کے اسماء پیش کیے جاتے ہیں :۔

۱۔ علامہ عبدالحق خیر آبادی (فرزند)

۲۔ مولانا علامہ ہدایت اللہ خاں جونپوری (استاذ صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی صاحب بہار شریعت)

۳۔ محب الرسول مولانا شاہ عبدالقادر بدایونی

۴۔ مولانا فیض الحسن سہارنپوری

۵۔ مولانا ہدایت علی بریلوی

۶۔ مولانا محمد عبداللہ بلگرامی

۷۔ مولانا عبدالعلی رامپوری (استاذ امام احمد رضا بریلوی)

۸۔ نواب یوسف علی خاں رامپوری

۹۔ نواب کلب علی خاں رامپوری

علامہ فضل حق خیر آبادی نے مختلف مناصب کی مصروفیات اور درس و تدریس کے اشغال کے باوجود تصانیف کا قابل قدر ذخیرہ یادگار چھوڑا۔ یہ تصانیف اپنے مصنف کے علمی تبحر، قوتِ استدلال، زورِ بیان اور کمالِ فصاحت و بلاغت پر شاہدِ عادل ہیں۔ انہوں نے اپنی نگارشات میں ایسی تحقیقات پیش کی ہیں جن کے مطالعہ سے اہلِ علم کو وجد آئے، پھر لطف یہ کہ وہ زیادہ تر اپنے ذہنِ رفیع کے نتائج قلم بند کرتے ہیں، بعض لوگوں کی طرح یہ نہیں کرتے کہ دوسروں کی عبارتیں نقل کر کے نیچے اپنا نام لکھ دیں۔

علامہ اسمٰعیل پاشا بغدادی فرماتے ہیں :۔

الخیرابادی : محمد فضل الحق العمری

خدا و محبوبانِ خدا کی شان میں خوفناک جسارت

۱ : سو اس طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے [۱]

اس عبارت کا صاف مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کو بھی ہمیشہ غیب کا علم نہیں ہوتا، البتہ اس کے اختیار میں ہے کہ جب چاہے دریافت کر لے، حالانکہ اللہ تعالےٰ کا علم اور دیگر صفاتِ حقیقیہ قدیم ہیں، کبھی معدوم نہیں ہوتیں اس عبارت میں واضح طور پر اللہ تعالےٰ کے علم کو حادث قرار دیا گیا ہے جو کھلم کھلا گمراہی ہے۔ "اللہ صاحب" کا استعمال بھی قابلِ توجہ ہے کیونکہ تمام مسلمان اللہ تعالےٰ یا اللہ جل مجدہ العظیم کہتے ہیں۔

۲ : یہ یقین جان لینا چاہیئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا، اللہ کی شان کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل ہے [۲]

استغفر اللہ! ایک ہی جملے میں تمام انبیاء، اولیاء اور ملائکہ کی منہ بھر کر توہین کی گئی ہے کیا توحید کا یہی تقاضا ہے؟

۳ : دوسری جگہ تو اس سے زیادہ صراحت کے ساتھ کہتا ہے :

"اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء اور اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں" [۳]

---

[۱] اسمٰعیل دہلوی : تقویۃ الایمان (مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی) ص ۲۳

[۲] ایضاً ، ص ۱۶

[۳] ایضاً ، ص ۲۳

انکار کے کفر ہونے میں اختلاف ہے"۔

اسی طرح دوسری کتابوں میں ہے۔

جب ثابت ہوگیا کہ امتِ مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ نبی اکرم اور دیگر انبیاء علیہ وعلیہم السلام کی تخفیفِ شان کفر ہے اور یقیناً یہ مسئلہ ضروریاتِ دین سے ہے پس جو شخص اس مسئلہ میں شک کرے وہ کافر ہے، تخفیفِ شان کے مرتکب کا کیا حال ہوگا؟

اس مقام میں گفتگو ختم ہوئی۔

خلاصۂ فتویٰ

جب چاروں مقام مکمل ہو گئے تو اب خلاصۂ فتوےٰ اور استفتار کا جواب سنئے!

سائل نے تین سوال کئے تھے:

(۱) یہ کلام حق ہے یا باطل؟

(۲) اس کا یہ کلام حضرت سید الاولین والآخرین افضل الانبیار والمرسلین آپ پر صلوٰۃ بھیجنے والوں کی پاکیزہ ترین صلوٰۃ، سلام بھیجنے والوں کا بہترین سلام، فرشتوں اور مسلمانوں کا پسندیدہ ترین تحفہ ہو، کی شانِ عالی اور قدرِ جلیل وجمیل کی تنقیص وتخفیف ہے یا نہیں؟

(۳) اگر یہ کلام نبیِ اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تنقیصِ شان کی قباحت پر مشتمل ہے تو اس کے مرتکب کا حال اور حکم شرعاً کیا ہے اور وہ دین وملت کے لحاظ سے کون ہے؟

پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ قائل کا کلام مذکور سراپا جھوٹ، دروغ، فریب اور دھوکہ ہے کیونکہ وہ گنہگاروں کی نجات کے لئے شفاعت کے سبب ہونے کی نفی کرتا ہے اور نبیِ اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم، دیگر انبیار وملائکہ علیہم السلام اور اصفیار سے شفاعتِ وجاہت اور شفاعتِ محبت کی نفی کرتا ہے۔ اس کا یہ عقیدہ کتابِ مبین، احادیثِ سید المرسلین اور اجماعِ مسلمین کے خلاف ہے جیسے مقامِ اول میں تفصیلاً ثابت ہوا اور مقامِ ثانی میں اس کلام کے کچھ حصوں کا بطلان دلائل سے واضح ہوا۔

دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ اس کا کلام بلاشبہ بارگاہِ الٰہی کے مقربین کے سردار، دیگر انبیاء، ملائکہ، اصفیاء، مشائخ اور اولیاء صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیہم وسلم کی تنقیصِ شان پر مشتمل ہے اور استخفاف پر دلالت کرتا ہے جیسے مقامِ ثالث میں مذکور ہوا اور اس سے پہلے دلائل سے ثابت ہوا۔

تیسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ اس بیہودہ کلام کا قائل از روئے شریعت کافر اور بے دین ہے اور ہرگز مسلمان نہیں ہے اور شرعاً اس کا حکم قتل اور تکفیر ہے جو شخص اس کے کفر میں شک و تردد لائے یا اس استخفاف کو معمولی جانے کافر و بے دین اور نامسلمان و لعین ہے مگر کفر اور بے دینی میں اس شخص سے کم ہے جو اس گمراہانہ کلام کو قابلِ تحسین جانتا ہے اور اس کلام کے اعتقاد کو ضروریاتِ دین میں سے شمار کرتا ہے، ایسا شخص کفر میں قائل کے برابر ہے بلکہ استخفاف میں اس سے بھی بڑھ کر ہے کیونکہ اس نے نبی اکرم، دیگر انبیاء، ملائکہ اور اولیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ و السلام کے استخفاف کو مستحسن جانا اور اسے ضروریاتِ دین میں سے گمان کیا، اسی طرح جو شخص ظاہراً یا باطناً ایسے مسائل میں اس قائل کی طرفداری روا رکھتا ہے اور اہلِ علم میں اس کی عزت کے تحفظ کے لئے دوراز کار تاویلات اختیار کرتا ہے وہ بھی نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تخفیفِ شان کا مرتکب ہوا ہے کہ ایک بے دین کی طرفداری کو سید الانام صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی عزت و حرمت پر ترجیح دی اور ملامت کے خوف بلکہ بتقاضائے بدبختی اس کلام کے ثابت کرنے کے درپے ہوا جو نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تخفیفِ شان پر دلالت کرتا ہے اور یہ سب کفر اور الحاد ہے اللہ تعالیٰ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور آپ کی آلِ پاک کے طفیل اس سے محفوظ رکھے، چوتھے مقام میں ان مقاصد کے ثابت کرنے سے فراغت حاصل ہوئی، پس ظالم قوم کی جڑ کاٹ دی گئی، والحمد للہ رب العالمین۔